روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
بدھ 26 ستمبر 2012ء 8 ذیقعد 1433 ہجری 26 تبوک 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 224

وہ بخیل ہے

حضرت حسین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بخیل وہ ہے جس کے پاس میرا ذکر کیا گیا اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا

(مسند احمد۔ حدیث نمبر: 1645)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

خدائے تعالیٰ کا ارادہ انبیاء اور اولیاء کی نسبت یہ ہوتا ہے کہ ان کے ہر یک قسم کے اخلاق ظاہر ہوں اور بہ پایۂ ثبوت پہنچ جائیں۔ سو خدائے تعالیٰ اسی ارادے کو پورا کرنے کی غرض سے ان کی نورانی عمر کو دو حصہ پر منقسم کر دیتا ہے۔ ایک حصہ تنگیوں اور مصیبتوں میں گزرتا ہے اور ہر طرح سے دکھ دیئے جاتے ہیں اور ستائے جاتے ہیں۔ تا وہ اعلیٰ اخلاق ان کے ظاہر ہو جائیں کہ جو بجز سخت تر مصیبتوں کے ہرگز ظاہر اور ثابت نہیں ہو سکتے۔ اگر ان پر وہ سخت تر مصیبتیں نازل نہ ہوں۔ تو یہ کیونکر ثابت ہو کہ وہ ایک ایسی قوم ہے کہ مصیبتوں کے پڑنے سے اپنے مولیٰ سے بے وفائی نہیں کرتے بلکہ اور بھی آگے قدم بڑھاتے ہیں۔.........سو خدا تعالیٰ ان پر مصیبتیں نازل کرتا ہے تا ان کا صبر، ان کا صدق قدم، ان کی مردی، ان کی استقامت، ان کی وفاداری، ان کی فتوت شعاری لوگوں پر ظاہر کر کے الاستقامت فوق الکرامت کا مصداق ان کو ٹھہراوے۔ کیونکہ کامل صبر بجز کامل مصیبتوں کے ظاہر نہیں ہو سکتا اور اعلیٰ درجے کی استقامت اور ثابت قدمی بجز اعلیٰ درجے کے زلزلے کے معلوم نہیں ہو سکتی اور یہ مصائب حقیقت میں انبیاء اور اولیاء کے لئے روحانی نعمتیں ہیں جن سے دنیا میں ان کے اخلاق فاضلہ جن میں وہ بے مثل و مانند ہیں ظاہر ہوتے ہیں اور آخرت میں ان کے درجات کی ترقی ہوتی ہے۔............

اور دوسرا حصہ انبیاء اور اولیاء کی عمر کا فتح میں، اقبال میں، دولت میں بمرتبۂ کمال ہوتا ہے تا وہ اخلاق ان کے ظاہر ہو جائیں کہ جن کے ظہور کے لئے فتح مند ہونا، صاحبِ اقبال ہونا، صاحب دولت ہونا، صاحبِ اختیار ہونا، صاحبِ اقتدار ہونا، صاحبِ طاقت ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ اپنے دکھ دینے والوں کے گناہ بخشنا اور اپنے ستانے والوں سے درگذر کرنا اور اپنے دشمنوں سے پیار کرنا اور اپنے بداندیشوں کی خیرخواہی بجا لانا یہ سب اخلاق ایسے ہیں جن کے ثبوت کے لئے صاحبِ دولت اور صاحبِ طاقت ہونا شرط ہے اور اسی وقت بہ پایۂ ثبوت پہنچتے ہیں کہ جب انسان کے لئے دولت اور اقتدار دونوں میسر ہوں۔ پس چونکہ بجز زمانۂ مصیبت و ادبار زمانۂ دولت و اقتدار یہ دونوں قسم کے اخلاق ظاہر نہیں ہو سکتے۔ اس لئے حکمت کاملہ ایزدی نے تقاضا کیا کہ انبیاء اور اولیاء کو ان دونوں طور کی حالتوں سے کہ جو ہزار ہا نعمتوں پر مشتمل ہیں متمتع کرے۔.........آنحضرت ﷺ پر کمال وضاحت سے یہ دونوں حالتیں وارد ہو گئیں اور ایسی ترتیب سے آئیں کہ جس سے تمام اخلاق فاضلہ آنحضرت ﷺ مثل آفتاب کے روشن ہو گئے اور مضمون انک لعلی خلق عظیم کا بہ پایۂ ثابت پہنچ گیا اور آنحضرت ﷺ کے اخلاق کا دونوں طور پر علیٰ وجہ الکمال ثابت ہونا تمام انبیاء کے اخلاق کو ثابت کرتا ہے کیونکہ آنجناب نے ان کی نبوت اور ان کی کتابوں کو تصدیق کیا اور ان کا مقرب اللہ ہونا ظاہر کر دیا ہے۔

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد 1 ص 277 تا 285)

سال رواں کا کامیاب انجام

اللہ تعالیٰ کے فضل سے تحریک جدید کا سال رواں 31 اکتوبر کو اختتام پذیر ہو رہا ہے۔ اس کو کامیاب و بامراد انجام تک پہنچانے کیلئے باقی ماندہ دنوں میں جماعتوں کو دعاؤں اور غیر معمولی محنت سے کام کرنے کی ضرورت ہے اس کیلئے سیدنا حضرت مصلح موعود کا حسب ذیل ارشاد پیش نظر رکھنا ضروری ہوگا۔ فرمایا:۔

''یاد رکھو کہ یہ غفلت اور سستی کا زمانہ نہیں ہے۔ یہ خیال مت کرو کہ اگر آج نہیں تو کل ثواب کا موقع مل سکے گا۔''

(مطالبات صفحہ: 50)

(مرسلہ: ایڈیشنل وکیل المال اول تحریک جدید)

ضرورت اساتذہ

(مریم صدیقہ گرلز ہائیر سیکنڈری سکول ربوہ)

مریم صدیقہ گرلز ہائیر سیکنڈری سکول ربوہ میں فزکس کی خالی آسامیوں کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ جو خواتین ادارہ ہذا میں خدمت کرنا چاہتی ہیں وہ اپنی درخواستیں مع تعلیمی اسناد کی نقول کے ساتھ ادارہ میں جلد از جلد جمع کروائیں۔

(پرنسپل مریم صدیقہ گرلز ہائیر سیکنڈری سکول ربوہ)

دارالضیافت میں قربانی

بیرون ربوہ نیز بیرون پاکستان سے ایسے احباب جو جماعتی نظام کے تحت عیدالاضحیٰ کے موقع پر مرکز سلسلہ میں قربانی کروانے کے خواہشمند ہوں وہ اپنی رقم بالتفصیل ذیل جلد از جلد خاکسار کو بھجوا دیں۔

1۔ قربانی بکرا -/12000 روپے

2۔ قربانی حصہ گائے -/6,000 روپے

(نائب ناظر ضیافت، دارالضیافت ربوہ)

مکرم محمد محمود طاہر صاحب

بھیج درود اس محسنؐ پر تو دن میں سو سو بار

رحمۃ للعالمین، خاتم النبیّین، محسن انسانیت کی ذات بابرکات جو وجہ تخلیق کائنات بھی ہے اس بات کی سب سے زیادہ مستحق ہے کہ آپؐ کے احسانوں کو یاد کر کے آپؐ پر بکثرت درود بھیجا جائے۔ یہ ہماری خوش قسمتی اور سعادت ہوگی کہ ہم اپنی روحانی ترقی کیلئے آپؐ کی ذات پر درود بھیجیں ورنہ آپؐ کی ذات تو اس اعلیٰ مقام پر فائز ہے کہ خود خالق کائنات اور رب العالمین آپؐ پر درود وسلام بھیجتا ہے اور پھر اللہ کے فرشتے بھی آپؐ پر درود بھیجتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہم پر احسان کیا کہ ہمیں یہ حکم دیا کہ اے مومنو! تم بھی اس عظیم نبی پر درود بھیجا کرو۔ اللھم صل علیٰ محمد و بارك وسلم۔

آنحضرت ﷺ نے مخلوق پر بیشمار احسانات کئے ہیں آپؐ نے انسانیت کو شرف بخشا ،حیوان صفت انسان کو با اخلاق اور پھر با خدا انسان بنا دیا۔ اس احسان کے ساتھ ساتھ آپؐ نے یہ احسان بھی کیا کہ ہمیں درود پڑھنے کی فضلیت اور برکات سے آگاہ فرمایا اور اسے حصول قرب رسول اور قبولیت دعا کا ذریعہ قرار دیتے ہوئے اسے ہماری پاکیزگی اور روحانی رفعت کا وسیلہ بنایا۔

آج بعض دین سے بے بہرہ اور دجالی قوتیں مذہبی منافرت ، شر انگیزی اور اشتعال پھیلانے کی خاطر سرور کائنات، ہادی عالم حضرت احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات کے بارہ میں ہرزہ سرائی کررہی ہیں جس کے نتیجہ میں یقیناً عشاقان رسولؐ کے دل زخمی اور چھلنی ہوئے ہیں ۔ہمیں یقین ہے کہ ایسے ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت اس دنیا میں پڑے گی اور آخرت میں بھی ان کیلئے رسوا کن عذاب مقدر ہے۔

اس ماحول میں جبکہ دشمن ہمیں دکھ پہنچا رہا ہے ہمارا ردعمل کیا ہونا چاہئے۔ اپنی ہی املاک کو نقصان پہنچا کر گھیراؤ جلاؤ کر کے، توڑ پھوڑ کر کے، قیمتی انسانی جانوں کو گنوا کر تو ہم اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتے۔ یہ تو سراسر زیادتی ہے۔ عشق رسولؐ کا یہ درست اظہار نہیں ہے کہ ہم پرتشدد مظاہروں کے ذریعہ اپنوں کا ہی نقصان کر دیں۔ اپنے دامن کو ہی آگ لگالیں۔ دشمن تو یقیناً اس عمل اور اس اشتعال کو دیکھ کر اپنے تئیں کامیابی کا اعلان کر رہا ہوگا کہ وہ اپنی شرارت میں کامیاب وکامران ہوگیا۔ دین حق کا تاثر غیر دینی اقوام پر کیا ہوگا کہ یہ کیسے لوگ ہیں جو دوسروں کے اشتعال میں آکر اپنا ہی نقصان کر ڈالتے ہیں۔

ان حالات میں الیکٹرانک میڈیا کا کردار بھی محل نظر ہے۔ میڈیا کا کام تو لوگوں کی راہنمائی کرنا ہے نہ کہ ان کے اشتعال میں اضافہ کرنا۔ 21 ستمبر 2012ء کو پاکستان میں ریاستی طور پر یوم عشق رسولؐ منایا گیا۔ ایسے میں الیکٹرانک میڈیا کو خاص طور پر لوگوں کی راہنمائی کیلئے سیرت رسولؐ اور مقام محمدیتؐ کے بیان میں پروگرام دینے چاہئے تھے۔ بلند اسوۂ رسولؐ کی جھلکیاں پیش کرنی چاہئیں تھیں اور پُرامن احتجاج کرنے والوں کی کوریج کرنی چاہئے تھی اور جہاں جہاں لوگ اس طریق سے ہٹ رہے تھے ان کی راہنمائی کرنی چاہئے تھی کہ پرامن احتجاج دنیا کے سامنے کیسے ریکارڈ کروایا جاتا ہے۔ قومی اور ملی یکجہتی کے ذریعہ دنیا بھر کو ایک پیغام دینا چاہئے تھا کہ آج زخمی دل دنیا کے سامنے سراپا احتجاج ہیں کہ ایسا ظلم بند کیا جائے اور حرمت انبیاء کا پاس کیا جائے۔ مقدس ہستیوں کا احترام کیا جائے۔ لیکن ہمارے الیکٹرانک میڈیا نے تماشائی بن کر لوگوں کے اشتعال میں اضافہ کیا اور احتجاج کرنے والوں کے پرتشدد طرز عمل کو اچھالا۔ جس کے نتیجہ میں اکثر بڑے شہروں کی بڑی شاہراہیں میدان جنگ کا منظر پیش کرتی رہیں جس کے نتیجہ میں قیمتی جانیں ضائع ہوئیں۔ قیمتی عمارات کو نذر آتش کر دیا گیا، پولیس چوکیاں ،سینما گھر، پٹرول پمپس اور دیگر املاک کو آگ لگائی گئی۔ سینکڑوں افراد زخمی ہوئے اس میں قانون نافذ کرنے والے اہلکار بھی شامل تھے۔ یہ منظر نامہ یقیناً ایک غلط پیغام دوسری دنیا کو دے گیا اور شیطان اور ظالم صفت لوگ جنہوں نے گستاخانہ حرکت کی تھی وہ اپنے تئیں اہل دین کو مشتعل کر کے کامیاب خیال کر رہے ہوں گے۔

گستاخانہ فلم بنانے اور گستاخانہ کارٹونز کی اشاعت یقیناً ایک قبیح فعل ہے جو کسی بھی طرح کسی بھی معاشرے میں قابل مذمت ہے اور شریف النفس لوگوں نے اس کی مذمت بھی کی ہے۔ اس کی مذمت کیلئے اس کے ردعمل اور روک تھام کیلئے آئینی اور سفارتی طریقہ کار اختیار کرنا بھی ضروری ہے خاص طور پر جن مما لک میں جن اشاعتی اداروں کی طرف سے یہ حرکت ہوئی ہے ان مما لک کے لوگوں کو قانونی چارہ جوئی کرنی چاہئے اور ارباب حل وعقد تک اپنا احتجاج بھی ریکارڈ کروانا چاہئے کہ مقدس ہستیوں کی ہرزہ سرائی کسی طرح بھی مہذب معاشرے کا حصہ نہیں بلکہ یہ ہر قسم کے معاشرے میں فساد پیدا کرنے کا سبب ہوگا اس بارے میں قانون سازی ضروری ہے ورنہ مذہبی منافرت میں اضافہ ہوتا جائے گا اور دنیا کا کوئی خطہ بھی اس سے محفوظ نہیں رہے گا۔

ایسے وقت میں جبکہ محسن انسانیت ﷺ کی ذات بابرکات پر گستاخانہ حملے کرنے کی ناکام شرارت کی جارہی ہے۔ ایسے میں عشاقان مصطفیٰ ﷺ کو جہاں اپنے رسول مقبول ﷺ کی مقدس سیرت کو اپنانے کی ضرورت ہے اور اپنے اعلیٰ کردار کے ساتھ دشمنان رسولؐ کو جواب دینا چاہئے وہاں رسول کریم ﷺ پر درود وسلام بکثرت بھیجنے کی بھی ضرورت ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ 21 ستمبر 2012ء میں انتہائی خوبصورت انداز میں سیرت رسول کریم ﷺ کو دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ اور گستاخان رسولؐ کو اللہ کی پکڑ سے ڈراتے ہوئے کہا کہ وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کی گرفت میں آئیں گے آپ نے **اللھم مزقھم کل ممزق و سحقھم تسحیقا** کی دعا بھی دہرائی۔

ان حالات میں ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم درود کے ورد سے دنیا کی فضا کو معطر کر دیں۔ بکثرت رحمۃ للعالمین پر درود وسلام بھیجیں تا کہ اس کی برکت سے دنیا میں نور مصطفوی پھیل جائے اور شرار بولہبی کا اثر ختم ہو جائے۔ آنحضرت ﷺ کے جس قدر احسانات ہیں ان کا تقاضا ہے کہ ہم ان کو اپنے سامنے رکھتے ہوئے آپؐ پر ہر آن درود بھیجتے رہیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے۔

''درود جو حصول استقامت کا ایک زبردست ذریعہ ہے بکثرت پڑھو مگر نہ رسم وعادت کے طور پر بلکہ رسول اللہ ﷺ کے حسن واحسان کو مدنظر رکھ کر اور آپؐ کے مدارج اور مراتب کی ترقی کیلئے اور آپؐ کی کامیابیوں کے واسطے۔ اس کا نتیجہ ہوگا کہ قبولیت دعا کا شیریں اور لذیذ پھل تم کو ملے گا۔'' (ملفوظات جلد 3 صفحہ 38)

آنحضور ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی بدذاتوں اور ظالموں کا پرانا طریق رہا ہے اور اب میڈیا کی ترقی کی وجہ سے اس کی اشاعت اور ردعمل میں آفاقیت آجاتی ہے جس کے نتیجہ میں بے چینی میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ ایسے میں محبت رسولؐ کا تقاضا ہے کہ ہم پہلے سے بڑھ کر آپؐ پر درود وسلام بھیجنا شروع کر دیں۔ اس قسم کے حالات چند سالوں سے زیادہ شدت کے ساتھ اور تسلسل کے ساتھ پیدا کئے جارہے ہیں۔ ایسے ہی ایک موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہمیں اپنی دعاؤں کو درود میں ڈھالنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا تھا۔

''پس جہاں ایسے وقت میں جب آنحضرت ﷺ کے خلاف ایک طوفان بدتمیزی مچا ہے یقیناً اللہ تعالیٰ کے فرشتے آپؐ پر درود بھیجتے ہوں گے۔ بھیج رہے ہوں گے، بھیج رہے ہیں۔ ہمارا بھی کام ہے کہ جنہوں نے اپنے آپ کو آنحضرت ﷺ کے اس عاشق صادق اور امام الزماں کے سلسلے اور اس کی جماعت سے منسلک کیا ہوا ہے کہ اپنی دعاؤں کو درود میں ڈھال دیں اور فضا میں اتنا درود صدق دل کے ساتھ بکھیریں کہ فضا کا ہر ذرہ درود سے مہک اٹھے۔ اور ہماری تمام دعائیں اس درود کے وسیلے سے خدا تعالیٰ کے دربار میں پہنچ کر قبولیت کا درجہ پانے والی ہوں، یہ ہے اس پیار اور محبت کا اظہار جو ہمیں آنحضرتؐ کی ذات سے ہونا چاہئے اور آپؐ کی آل سے ہونا چاہئے۔''

(خطبات مسرور جلد 4 صفحہ 115)

اللہ تعالیٰ درود کی برکت سے دنیا میں اجالا کر دے اور ہر قسم کی شیطانی اندھیرے دور کر دے۔ آمین

اللھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد و بارک وسلم انک حمید مجید

عربوں میں مقبولیت کی بشارت

ایک رویا کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''کوئی پچیس چھبیس سال کا عرصہ گزرا ہے ایک دفعہ مَیں نے خواب میں دیکھا تھا کہ ایک شخص میرا نام لکھ رہا ہے تو آدھا نام اس نے عربی میں لکھا ہے اور آدھا انگریزی میں لکھا ہے''۔

(الحکم 10 ستمبر 1905ء صفحہ 3، کالم نمبر 3)

1905ء میں حضور فرماتے ہیں کہ پچیس چھبیس سال پہلے کا یہ رویا ہے اس کا مطلب ہے کہ غالباً یہ 1880ء کی بات ہے۔

اس رویا سے عرب وعجم میں آپ کے نام کی یکساں مقبولیت کی طرف بھی اشارہ معلوم ہوتا ہے۔ اور شاید حضور کا مندرجہ ذیل ارشاد بھی اس رویا کی تعبیر ہے۔ حضور فرماتے ہیں:

''اس وقت ہمارے دو بڑے ضروری کام ہیں۔ ایک یہ کہ عرب میں اشاعت ہو، دوسرے یورپ پر اتمام حجت کریں۔ عرب پر اس لئے کہ اندرونی طور پر وہ حق رکھتے ہیں۔ ایک بہت بڑا حصہ ایسا ہوگا کہ ان کو معلوم بھی نہ ہوگا کہ خدا نے کوئی سلسلہ قائم کیا ہے اور یہ ہمارا فرض ہے کہ ان کو پہنچائیں ، اگر نہ پہنچائیں تو معصیت ہوگی۔ ایسا ہی یورپ والے حق رکھتے ہیں کہ ان کی غلطیاں ظاہر کی جاویں کہ وہ ایک بندہ کو خدا بنا کر خدا سے دور جا پڑے ہیں''۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 253)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

مکرم محمد عثمان شاہد صاحب

قیام نماز آئندہ نسلوں کی بقاء کی ضمانت

یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ بچے قوم کا معمار ہوتے ہیں اور قوموں کے مستقبل کا دار و مدار آئندہ نسلوں کی تربیت پر ہوتا ہے اور کسی بھی قوم کے عروج و زوال میں آئندہ نسلوں کی تربیت ایک بنیادی اور اہم کردار ادا کرتی ہے اسی حقیقت کے پیش نظر دین حق میں ایمانداروں کو اپنی آئندہ نسلوں کی تعلیم و تربیت کی طرف خصوصی توجہ دینے کی تاکید کی گئی ہے جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد خداوندی ہے:

’’اے لوگو جو ایمان لائے ہو اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔‘‘ (التحریم:7)

چونکہ الٰہی جماعتیں اس یقین پر قائم ہوتی ہیں کہ کامیابی و کامرانی کی کلید صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے وہی ہے جو تمام خزانوں کا منبع اور تمام تر فلاح اور کامرانیوں کا سرچشمہ ہے اور چونکہ وہ اس حقیقت سے بخوبی واقف ہوتے ہیں کہ:

’’جو اللہ پر توکل کرے تو وہ اس کے لیے کافی ہے۔‘‘ (الطلاق:4)

انہیں اس ارشاد خداوندی پر بھی کامل یقین ہوتا ہے اور تاریخ اور مشاہدات ان کے اس یقین کو یقین محکم میں بدل دیتے ہیں کہ:

’’اور جو اللہ سے ڈرے اس کے لئے وہ نجات کی کوئی راہ بنا دیتا ہے اور وہ اسے وہاں سے رزق عطا کرتا ہے جہاں سے وہ گمان بھی نہیں کرسکتا۔‘‘ (الطلاق:4-3)

ایمانداروں اور خداوالوں کو اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ پر بھی کامل ایمان ہوتا ہے کہ:

’’سنو کہ یقیناً اللہ کے دوست ہی ہیں جن پر کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔‘‘ (یونس:63)

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:

’’اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے تم سوئے ہوئے ہوگے اور خدا تعالیٰ تمہارے لیے جاگے گا تم دشمن سے غافل ہوگے اور خدا اسے دیکھے گا اور اس کے منصوبے کو توڑے گا تم ابھی تک نہیں جانتے کہ تمہارے خدا میں کیا کیا قدرتیں ہیں اور اگر تم جانتے تو تم پر کوئی ایسا دن نہ آتا کہ تم دنیا کے لئے سخت غمگین ہو جاتے ایک شخص جو ایک خزانہ اپنے پاس رکھتا ہے کیا وہ ایک پیسہ کے ضائع ہونے سے روتا ہے اور چیخیں مارتا ہے اور ہلاک ہونے لگتا ہے پھر اگر تم کو اس خزانہ کی اطلاع ہوتی کہ خدا تمہارا ہر ایک حاجت کے وقت کام آنے والا ہے تو تم دنیا کے لیے ایسے بے خود کیوں ہوتے؟ خدا ایک پیارا خزانہ ہے اس کی قدر کرو کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم میں تمہارا مددگار ہے تم بغیر اس کے کچھ بھی نہیں اور نہ تمہارے اسباب اور تدبیریں کچھ چیز ہیں۔

......اگر تمہیں آنکھ ہو تو تمہیں نظر آجائے کہ خدا ہی خدا ہے اور سب ہیچ ہے تم نہ ہاتھ لمبا کر سکتے ہو اور نہ اکٹھا کر سکتے؟ مگر اس کے اذن سے۔‘‘ (کشتی نوح روحانی خزائن جلد نمبر 19 صفحہ 22)

اسی ثابت شدہ حقیقت کے پیش نظر خدا والوں کی نظر دنیا اور اس کے متعلقات پر نہیں بلکہ حصول رضائے الٰہی پر ہوتی ہے اور ان کا مطمح نظر یہی ہوتا ہے کہ انہیں بھی خدا مل جائے اور ان کی آئندہ نسلیں بھی تعلق باللہ کے اعلیٰ ترین مقامات پر فائز ہو جائیں کہ درحقیقت یہی تعلق باللہ ان کے دنیا اور آخرت میں روشن مستقبل کی یقینی ضمانت مہیا کر دے گا اور اس غرض کے لیے ایمان والے جہاں اپنی طرف سے سعی اور کوشش کرتے ہیں وہاں خدا کی مدد اور نصرت کے بھی طلبگار رہتے ہیں۔

عبودیت اور ربوبیت کے تعلق میں نماز کا کردار

عبودیت اور ربوبیت کے رشتہ کو قائم کرنے کے لیے نماز کو کلیدی اور بنیادی حیثیت حاصل ہے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

’’یقیناً میں ہی اللہ ہوں میرے سوا اور کوئی معبود نہیں پس میری عبادت کر اور میرے ذکر کے لیے نماز کو قائم کر۔‘‘ (طٰہٰ:15)

آنحضور ﷺ کا ارشاد ہے:

’’ایک بندہ اپنے رب سے قریب ترین مقام پر اس حالت میں ہوتا ہے جبکہ وہ سجدہ ریز ہو۔‘‘ (مسلم کتاب الصلوٰۃ باب مایقال فی الرکوع)

آنحضور ﷺ کی یہ حدیث بھی اس طرف اشارہ کرتی ہے کہ

’’نماز مومن کی معراج ہے۔‘‘

(تفسیر کبیر رازی جلد اوّل)

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:

’’میں تمہیں پھر بتلاتا ہوں کہ اگر خدا تعالیٰ سے سچا تعلق، حقیقی ارتباط قائم کرنا چاہتے ہو تو نماز پر کاربند ہو جاؤ اور ایسے کاربند بنو کہ نہ تمہارا جسم نہ تمہاری زبان بلکہ تمہاری روح کے ارادے اور جذبے سب کے سب ہمہ تن نماز ہو جائیں۔‘‘

(ملفوظات جلد نمبر 3 صفحہ 32)

تربیت اولاد اور قیام نماز

چونکہ عبودیت اور ربوبیت کے تعلق میں نماز ایک بنیادی ذریعہ اور وسیلہ قرار دیا گیا ہے اس لئے قرآن کریم میں خود بھی نمازوں پر قائم ہونے اور اپنی آئندہ نسلوں کو بھی اس پر قائم کرنے کی جدوجہد میں مصروف رہنے کی تلقین کی گئی ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ آنحضور ﷺ کو مخاطب کر کے فرماتا ہے:

’’اور اپنے گھر والوں کو نماز کی تلقین کرتا رہ اور اس پر ہمیشہ قائم رہ ہم تجھ سے کسی قسم کا رزق طلب نہیں کرتے ہم ہی تو تجھے رزق عطا کرتے ہیں۔ اور نیک انجام تقویٰ ہی کا ہوتا ہے۔‘‘ (طٰہٰ:133)

حضرت مصلح موعود اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

’’یہ قانون قدرت ہے کہ بچے ماں باپ کے پیچھے چلتے ہیں اس لیے عیسائیوں کی ترقی کے زمانہ میں ہر (دیندار) کو چاہئے کہ اپنی اولاد کو نماز کی تاکید کرتا رہے اور خود بھی نمازوں کا پابند رہے تاکہ اس کی اولاد بھی اس رنگ میں رنگین ہو کیوں کہ جو شخص عبادت پر قائم رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ضرور حلال رزق دیتا ہے۔‘‘

(تفسیر کبیر جلد نمبر 5 صفحہ 482)

مذکورہ بالا آیت میں ’’اور اس پر ہمیشہ قائم رہ‘‘ کے الفاظ میں دو اہم باتوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

1۔ یہ کہ اپنے اہل خانہ کو ہمیشہ مستقل مزاجی کے ساتھ نمازوں کے قیام کی تلقین کرتے رہو۔

2۔ اور یہ کہ خود بھی نمازوں پر مستقل مزاجی سے ہمیشہ قائم رہو۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

’’خود نیک بنو اور اپنی اولاد کے لیے ایک عمدہ نمونہ نیکی اور تقویٰ کا ہو جاؤ اور اس کو متقی اور دیندار بنانے کے لیے سعی اور دعا کرو......وہ کام کرو جو اولاد کے لیے بہترین نمونہ اور سبق ہو اور اس کے لیے ضروی ہے کہ سب سے اوّل خود اپنی اصلاح کرو اگر تم اعلیٰ درجہ کے متقی اور پرہیزگار بن جاؤ گے اور خدا تعالیٰ کو راضی کر لو گے تو یقین کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد سے بھی اچھا معاملہ کرے گا۔‘‘ (ملفوظات جلد نمبر 4 صفحہ 444)

ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’پھر بچوں کو نماز کی عادت ڈالنے کے بارہ میں حکم ہے اکثر کو یہ حکم یاد بھی ہوگا سنتے بھی رہتے ہیں لیکن عمل کی طرف بہت کم توجہ ہے ماں اور باپ دونوں کی ذمہ داری ہے کہ بچوں کو نماز پڑھنے کی عادت ڈالیں صرف فرض پورا کرنے کے لیے عادت نہ ڈالیں بلکہ ان کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت راسخ کر دیں تاکہ وہ یہ سمجھ کر نماز پڑھنے والے ہوں کہ یہ ہمارے فائدہ کے لئے ہے اور اللہ تعالیٰ سے تعلق ہی ہماری دنیا اور آخرت کی بقا ہے اور یہ اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک آپ والدین خود بھی اللہ تعالیٰ سے خالص تعلق نہ جوڑیں آنحضرت ﷺ نے سات سال کی عمر کے بچے کو نماز پڑھنے کی تلقین کرنے کی تاکید فرمائی ہے اور فرمایا ہے کہ جب بچے دس سال کے ہو جائیں تو نماز نہ پڑھنے پر سختی کرو......

تو نماز نہ پڑھنے پر سختی آپ لوگ اس وقت کر سکتے ہیں جب کہ خود آپ کے عمل ہی ایسے ہوں جو بچوں کے لیے نمونہ ہوں نمازیں اللہ تعالیٰ کے لیے پڑھی جانے والی ہوں نہ کہ دنیاوی اغراض کے لیے اور جب اس طرح نمازیں پڑھی جائیں گی تو وہ جہاں آپ کو اور آپ کے بچوں کو اللہ کا قرب دلانے والی ہوں گی اور دنیا و آخرت سنوارنے والی ہوں گی وہاں معاشرہ میں بھی اس پاک تبدیلی کا اثر نظر آئے گا آپ کے دلوں کے کینے اور بغض بھی نکلیں گے اور اس طرح ہر ایک کو جماعت کے وقار کو اونچا کرنے کی بھی فکر رہے گی معاشرہ میں بھی نیک اثر قائم ہوگا۔‘‘ (خطبات مسرور جلد نمبر 4 صفحہ 236)

مقاصد عالیہ کے حصول میں نمازوں کی اہمیت

قرآن کریم نے ہمیں اس امر کی طرف بھی توجہ دلائی ہے کہ مقصد جس قدر اعلیٰ اور بڑا ہو اسی قدر اس کے حصول کے لیے نمازوں میں شدت ضروری ہے اور نماز کے بغیر کسی بھی اعلیٰ اور حقیقی مقصد کا حصول ممکن نہیں چنانچہ قرآن کریم میں ہمیں حضرت ابراہیمؑ کی اس دعا کا ذکر ملتا ہے جو انہوں نے اپنی اولاد میں سے ایک عظیم الشان رسول کی بعثت کے لیے کی تھی اور اس دعا کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو قبولیت دعا کا وعدہ دے کر اس عظیم رسول کی بعثت کی بشارت دی تھی اور پھر قرآن کریم میں حضرت ابراہیمؑ کی اس دعا کا بھی خاص طور پر ذکر فرمایا جو قیام نماز کے سلسلہ میں حضرت ابراہیمؑ کیا کرتے تھے اور وہ دعا یہ ہے:

’’اے میرے رب مجھے نماز قائم کرنے والا بنا دے اور میری اولاد کو بھی۔‘‘

اور پھر چونکہ اس وعدہ کی تکمیل کے لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیلؑ کی اولاد کو چنا تھا س لیے حضرت اسماعیلؑ کے اس مستقل عمل کا بھی قرآن کریم میں ذکر فرمایا کہ:

''وہ اپنے اہل کو نماز اور زکوٰۃ کی تاکید کرتا رہتا تھا''

حضرت مصلح موعود اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

''فرماتا ہے جب میں نے اس کو کہا کہ میں آئندہ تیری نسل میں سے ہدایت اور رشد کا ایک سلسلہ جاری کرنے والا ہوں تو اس نے اس امید میں تہیّہ کرلیا کہ اب میں اپنی اولاد کو ہمیشہ نیکی کی باتیں سکھلاؤں گا تاکہ خدائی وعدوں کے پورا ہونے میں آسانی ہو چنانچہ وہ اپنی اولاد کو ہمیشہ نمازوں اور دعاؤں کی تاکید کیا کرتا تھا۔''

(تفسیر کبیر جلد نمبر 5 صفحہ 96-295)

پھر قرآن کریم کی سورۃ الکوثر میں جہاں آنحضور ﷺ کو ''کوثر'' عطا کئے جانے کا ذکر فرمایا تو ساتھ ہی یہ حکم بھی دیا کہ:

''پس اپنے رب کے لیے نماز پڑھ اور قربانی دے'' (الکوثر:3)

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:

''اصل میں قاعدہ ہے کہ اگر انسان نے کسی خاص منزل پر پہنچنا ہے اس کے واسطے چلنے کی ضرورت ہوتی ہے جتنی لمبی وہ منزل ہوگی اتنا ہی زیادہ تیزی، کوشش اور محنت اور دیر تک اسے چلنا ہوگا سو خدا تک پہنچنا بھی تو ایک منزل ہے اور اس کا بُعد اور دُوری بھی لمبی۔ پس جو شخص خدا سے ملنا چاہتا ہے اور اس کے دربار میں پہنچنے کی خواہش رکھتا ہے اس کے واسطے نماز ایک گاڑی ہے جس پر سوار ہو کر وہ جلد تر پہنچ سکتا ہے اور جس نے نماز ترک کردی وہ کیا پہنچے گا۔''

(ملفوظات جلد نمبر 3 صفحہ 189)

ایک دوسرے مقام پر فرماتے ہیں:

''(عربی سے ترجمہ) یقیناً نماز وہ سواری ہے جو ایک بندہ کو پروردگار بندگان تک پہنچاتی ہے اور اس کے ذریعہ سے بندہ اس مقام تک جا پہنچتا ہے جہاں گھوڑوں کی پیٹھ پر بیٹھ کر بھی نہیں پہنچ سکتا اور نماز کا شکار (ثمرات) تیروں سے حاصل نہیں کیا جا سکتا اور اس کا راز قلموں سے ظاہر نہیں ہوسکتا اور جس شخص نے اس طریق کو لازم پکڑا اس نے حق اور حقیقت کو پالیا اور اس محبوب حقیقی سے جاملا جو غیب کے پردوں میں ہے اور وہ شخص شک وشبہ سے نجات پا گیا پس تو دیکھے گا کہ اس شخص کے دن روشن ہیں، اس کا کلام موتیوں کی مانند ہے اور اس کا چہرہ چودھویں کا چاند ہے اور اسے صدرنشینی کا مقام حاصل ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے نماز میں عاجزی سے جھکتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے بادشاہوں کو جھکا دیتا ہے اور اس غلام بندہ کو مالک بنا دیتا ہے۔''

(اعجاز المسیح روحانی خزائن جلد نمبر 18 صفحہ 67-166)

نماز کی برکات کے حوالہ سے یہاں ایک نہایت ہی ایمان افروز واقعہ کا ذکر کرنا بھی مناسب سمجھتا ہوں۔

حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحب بیان کرتے ہیں:

ایک دفعہ حضرت اقدس مسیح موعود کی زندگی میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل اپنے مطب میں تشریف رکھتے تھے خاکسار بھی وہاں ہی موجود تھا اتنے میں اتفاق سے نانا جان یعنی حضرت میر ناصر نواب صاحب والد حضرت اماں جان بھی تشریف لے آئے دونوں مقدسوں کے درمیان سلسلہ کلام شروع ہوا باتوں باتوں میں حضرت مولوی صاحب نے حضرت میر صاحب سے فرمایا میر صاحب ایک بات آپ سے دریافت کرنا چاہتا ہوں حضرت میر صاحب نے فرمایا فرمائیں۔ آپ نے فرمایا:

میر صاحب آپ کو تو ہم جانتے ہیں آپ بھی احمدیت سے پہلے اہل حدیث تھے اور ہم بھی! لیکن یہ کیا بات ہوئی کہ آپ کی لڑکی کو مسیح موعود جیسا شوہر مل گیا اس کے جواب میں حضرت میر صاحب نے فرمایا:

اصل بات تو اللہ تعالیٰ کے فضل ہی کی ہے لیکن جب سے میری یہ لڑکی پیدا ہوئی ہے میں نے کوئی نماز ایسی ادا نہیں کی جس میں اس کے لیے یہ دعا نہ کی ہو کہ اے اللہ! تیرے نزدیک جو شخص سب سے زیادہ موزوں و مناسب ہو اس کے ساتھ اس کا عقد ہو جائے حضرت مولوی صاحب نے یہ جواب سن کر فرمایا:

''بس میں سمجھ گیا یہ کسی وقت کی دعا ہی ہے جس کا تیر نشانے پر لگا ہے۔''

(حیات نور صفحہ 196 مصنفہ عبدالقادر صاحب)

نماز، لغویات سے حفاظت کا حصار

لہو لعب، اتباع شہوات اور لغویات کو قوموں کے زوال میں ایک بنیادی دخل ہوتا ہے قرآن کریم میں اس حقیقت کو مختلف پیرایوں میں اجاگر کر کے مومنوں کو جہاں اس سے اجتناب کی تاکید فرمائی گئی ہے وہاں ساتھ ہی ساتھ اس امر کی طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے کہ ترک نماز کو ان لغویات اور اتباع ہوائے نفس سے گہرا تعلق ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ قیام نماز ان برائیوں سے بچنے کے لیے ایک ضروری اور اہم نسخہ ہے چنانچہ قرآن کریم میں جنتیوں اور جہنمیوں کے ایک مکالمہ کا ذکر کیا گیا ہے کہ جنتی لوگ جہنمیوں سے پوچھیں گے:

''تمہیں کس چیز نے جہنم میں داخل کیا؟ وہ کہیں گے ہم نمازیوں میں سے نہیں تھے اور ہم مسکینوں کو کھانا نہیں کھلایا کرتے تھے اور ہم لغو باتوں میں مشغول رہنے والوں کے ساتھ مشغول ہو جایا کرتے تھے۔''

(المدثّر:43 تا 46)

ان آیات میں نماز نہ پڑھنے کے اس منطقی نتیجہ کی طرف اشارہ فرمایا کہ اس کے نتیجہ میں ہمدردی خلق کا فقدان اور لغویات کی طرف میلان ہو جاتا ہے جو بالآخر جہنم کا ایندھن بنا دیتا ہے۔ پھر سورۃ المومنون کے آغاز میں جہاں فلاح پانے والے مومنوں کے مدارج ستّہ کو بیان کیا وہاں پہلا درجہ یہ بیان کیا کہ فلاح پانے والے مومن اپنی نمازوں میں عاجزی کرنے والے ہوتے ہیں اور اس کے فوراً بعد دوسرا درجہ یہ بیان فرمایا گیا وہ مومن لغو باتوں سے اعراض کرتے ہیں۔ اس طرح اس طرف اشارہ فرمایا گیا کہ قیام نماز اور نماز میں خشوع وخضوع کے نتیجہ میں انسان کو لغویات سے اجتناب کی توفیق ملتی ہے۔

سورۃ مریم میں مختلف انبیاء اور ان کی امتوں کے ذکر اور اللہ تعالیٰ کے ان پر انعامات کے ذکر کے بعد فرمایا:

''پھر ان کے بعد ایسے جانشینوں نے (ان کی) جگہ لی جنہوں نے نماز کو ضائع کر دیا اور خواہشات کی پیروی کی پس ضرور وہ گمراہی کا نتیجہ دیکھ لیں گے۔'' (مریم:60)

اس آیت میں بھی اتباع شہوات کو نمازوں کے ضائع کر دینے کے لازمی نتیجہ کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ اس آیت کی تفسیر میں حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

''حقیقت یہ ہے کہ نمازوں میں سستی کی وجہ سے خدا تعالیٰ کا وصال ہاتھ سے جاتا ہے اور اس کی صفات کا علم انسان کو حاصل نہیں ہوتا پس اس کے نتیجہ میں ضلال پیدا ہوتا ہے دعا کی کمی کی وجہ سے ناکامی آتی ہے اتباع شہوات سے علم اور دلیل سے رغبت کم ہو کر جہالت میں انہماک پیدا ہوتا ہے اور ان سب چیزوں کے جمع ہونے کی وجہ سے ہلاکت پیدا ہوتی ہے۔''

(تفسیر کبیر جلد نمبر 5 صفحہ 318)

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:

''اصل میں (اہل دین) نے جب سے نمازوں کو ترک کیا یا اسے دل کی تسکین آرام اور محبت سے اس کی حقیقت سے غافل ہو کر پڑھنا ترک کیا ہے تب ہی سے (دین) کی حالت بھی معرض زوال میں آئی ہے وہ زمانہ جس میں نمازیں سنوار کر پڑھی جاتی تھیں غور سے دیکھ لو کہ (دین) کے واسطے کیسا تھا ایک دفعہ تو (دین حق) نے تمام دنیا کو زیر پا کر دیا تھا جب سے اسے ترک کیا وہ خود متروک ہو گئے ہیں۔''

(ملفوظات جلد نمبر 3 صفحہ 189)

ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں:

''نماز ایسی شے ہے کہ اس کے ذریعہ سے آسمان انسان پر جھک پڑتا ہے نماز کا حق ادا کرنے والا یہ خیال کرتا ہے کہ میں مر گیا اور اس کی روح گداز ہو کر خدا کے آستانہ پر گر پڑی ہے اگر طبیعت میں قبض اور بدمزگی ہو تو اس کے لیے بھی دعا ہی کرنی چاہئے کہ الٰہی تو ہی اسے دور کر اور لذت اور نور نازل فرما جس گھر میں اس قسم کی نماز ہوگی وہ گھر کبھی تباہ نہ ہوگا حدیث شریف میں ہے کہ اگر نوح کے وقت میں یہ نماز ہوتی تو وہ قوم کبھی تباہ نہ ہوتی۔''

(ملفوظات جلد نمبر 3 صفحہ 627)

برکات خلافت کا حصول اور قیام نماز

اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں ہمیں اپنی خلافت جیسی عظیم الشان نعمت سے نوازا ہے اور ہر احمدی اس ثمر آور درخت کے پھلوں سے لذت آشنا ہے اور ہر لحہ و ہر آن ہم خلافت کی برکات سے فیض یاب ہو رہے ہیں۔

ہر روز طلوع ہونے والا سورج نظام خلافت کی برکت کے نتیجہ میں ہمارے لیے ترقیات اور فتوحات کی نوید لے کر آتا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ ہماری تمام ترقیات اب خلافت سے وابستہ ہیں اور خلافت سے وابستگی ہمارے روشن مستقبل کی یقینی ضمانت ہے۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ ہمیں ہمیشہ اس امر کو پیش نظر رکھنا چاہئے کہ خلافت کی برکات کا حصول عبادت الٰہی سے مشروط ہے اور خلافت کی برکات سے فیضیابی کا قیام نماز سے گہرا تعلق ہے۔ جس قدر ہماری نمازوں میں پختگی آتی چلی جائے گی اور جس قدر ہماری نمازیں خالصۃً خدا تعالیٰ کے لیے ہوتی چلی جائیں گی جس قدر نمازوں میں ہمارا سوز و گداز بڑھتا چلا جائے گا اسی قدر زیادہ ہم خلافت کی برکات سے حصہ پانے والے ہوں گے۔

ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

ہمیشہ یاد رکھیں کہ خلافت کے ساتھ عبادت کا بڑا تعلق ہے اور عبادت کیا ہے؟ نماز ہی ہے جہاں مومنوں سے دلوں کی تسکین اور خلافت کا وعدہ ہے وہاں ساتھ ہی اگلی آیت میں اَقیموا الصّلوٰۃ کا بھی حکم ہے۔ پس تمکنت حاصل کرنے اور نظام خلافت سے فیض پانے کے لیے سب سے پہلی شرط یہ ہے کہ نماز قائم کرو کیوں کہ عبادت اور نماز ہی ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والی ہوگی۔''

(خطبہ جمعہ 13/اپریل 2007ء بحوالہ روزنامہ الفضل 29 مئی 2007ء)

پس درحقیقت نماز ہی ہے جو ہمارے روشن مستقبل کی یقینی ضمانت ہے یہ نماز ہی ہے جو ہماری اور ہماری آئندہ نسلوں کی بقاء کی ضامن ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''نماز خدا کا حق ہے اسے خوب ادا کرو اور خدا کے دشمن سے مداہنہ کی زندگی نہ ہو تو وفا اور صدق کا خیال رکھو اگر سارا گھر غارت ہوتا ہے تو ہونے دو مگر نماز کو ترک مت کرو...... یہ دین کو درست کرتی ہے اخلاق کو درست کرتی ہے دنیا کو درست کرتی ہے نماز کا مزہ دنیا کے ہر ایک مزے پر غالب ہے لذات جسمانی کے لیے ہزاروں خرچ ہوتے ہیں اور پھر ان کا نتیجہ بیماریاں ہوتی ہیں اور یہ مفت کا بہشت ہے جو اسے ملتا ہے قرآن شریف میں دو جنتوں کا ذکر ہے ایک ان میں دنیا کی جنت ہے اور وہ نماز کی لذت ہے۔''

(ملفوظات جلد نمبر 3 صفحہ 92-591)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

''اگر ہم ساری دنیا میں یہ کام کرنے میں کامیاب ہو جائیں اور احمدیوں کی بھاری اکثریت نماز پر اس طرح قائم ہو جائے کہ جہاں باجماعت نماز پڑھی جا سکتی ہے وہاں لازماً باجماعت نماز پڑھی جا رہی ہو اور جہاں باجماعت نماز ممکن نہ ہو وہاں انفرادی نماز کا انتظام ہو، اس کو تمام شرائط کے ساتھ ادا کیا جائے توجہ کے ساتھ اور سوز و گداز کے ساتھ ادا کیا جائے تو اس سے اتنی بڑی طاقت پیدا ہو جائے گی کہ ساری دنیا کی طاقتیں مل کر بھی اس جماعت کا مقابلہ نہیں کر سکیں گی کجا یہ کہ چند دھاگے اللہ تعالیٰ سے ملے ہوئے ہوں اور وہ جو طاقت حاصل کر رہے ہیں وہ ساری جماعت میں بٹ رہی ہو اور کجا یہ کہ ہر شجر کی شاخیں آسمان تک پہنچی ہوں اور ہر شجر کو براہ راست اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت کے پھل لگ رہے ہوں۔ بڑ کے درخت جب بوڑھے ہو جاتے ہیں تو ان میں سے بعض کی شاخیں زمین کی طرف جھک جاتی اور جڑیں بن جاتی ہیں اور ایک تنے کی بجائے کئی تنے پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں اسی طرح جماعت احمدیہ کو عبادت کے معاملہ میں بڑ کا وہ درخت بن جانا چاہئے جس کی ہر شاخ سے جڑیں پھوٹ رہی ہوں...... یہ ایک عظیم الشان طاقت ہے دنیا اس کا مقابلہ کیسے کر سکتی ہے یہ تو اتنی عظیم الشان طاقت ہے کہ نبی جب اکیلا ہوتا ہے تو اللہ سے تعلق کے نتیجہ میں اس کو غالب کیا جاتا ہے اور خدا سے بے تعلق دنیا کو اس ایک کی خاطر مٹا دیا جاتا ہے کجا یہ کہ دنیا میں خدا سے تعلق رکھنے والے ایک کروڑ آدمی پیدا ہو جائیں ان میں سے ہر ایک اس بات کی ضمانت ہوگا کہ اس جماعت نے لازماً غالب آنا ہے اور تمام مخالفانہ طاقتوں نے لازماً شکست کھانی ہے ان میں سے ایک ایک اس قابل بن جائے گا کہ اس کی خاطر ساری دنیا کو مٹا دیا جائے گا اور اس کو زندہ رکھا جائے گا۔''

(خطبات طاہر جلد نمبر 2 صفحہ 200-199)

مکرم محمد اشرف کاہلوں صاحب

شعب ابی طالب میں محصوریت اور اس سے رہائی

آنحضرتؐ اور صحابہؓ کے صبر و استقلال کی مثال

وادی مکہ میں اسلام کی روز افزوں اشاعت و ترقی کفار مکہ کی آتش زیر پا کو تیز سے تیز تر کر رہی تھی۔ ان کے سینے مخالفت اسلام کی آگ سے کباب بن رہے تھے۔ مخالفت کے ان سلگتے اور بھڑکتے شعلوں کو ٹھنڈا کرنے کے لئے وہ آنحضرت ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کرامؓ کی زندگیوں کو اجیرن بنانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھ رہے تھے جب تمام تخریبی حربوں میں انہیں ناکامی کا سامنا کرنا پڑا اور آئے دن ذلت و مسکنت اور رسوائی اُن کو اپنا مقدر بنتی نظر آنے لگی تو انہوں نے مسلمانوں کے خلاف سوشل بائیکاٹ کا شرمناک منصوبہ بنایا۔

اشتعال انگیزی کے طور پر کہا ''اس نے ہماری اولاد اور ہماری عورتوں تک کو ہم سے برگشتہ کر دیا ہے۔'' تاکہ مقاطعہ میں لوگوں کی ہمدردیاں حاصل کر سکیں۔ پھر یہ کفارِ مکہ آنحضرت ﷺ کے خاندان بنو ہاشم کے پاس یہ تجویز لے کر گئے کہ تم ہم سے دوگنا خون لے لو اور اس بات کی اجازت دے دو کہ قریش کا کوئی شخص اس کو یعنی (آنحضرت ﷺ) کو قتل کر دے تاکہ ہمیں سکون مل جائے اور تمہیں بھی فائدہ ہو جائے۔'' مگر جب آنحضرت ﷺ کے خاندان نے اس تجویز کو ردّ کر دیا۔ اس پر قریش نے غصہ میں آکر یہ فیصلہ کہ کیا کہ تمام بنو ہاشم اور بنی مطلب کا سوشل بائیکاٹ کیا جائے۔ اور ایک مقاطعہ نامہ تحریر کر کے کعبہ کے اندر آویزاں کر دیا۔ اسی مقاطعہ نامہ میں یہ قرار پایا کہ:

ا۔ بنو ہاشم کو مکہ میں خرید و فروخت کرنے نہ دی جائے۔ ب۔ ان سے شادی بیاہ نہ کیا جائے۔ ح۔ ان کے لئے کوئی صلح قبول نہ کی جائے۔ ج۔ کوئی فرد بھی ان کے معاملہ میں کسی قسم کی نرم دل کا مظاہرہ نہ کرے۔ د۔ یہ سوشل بائیکاٹ اُس وقت تک جاری رہے تا وقتیکہ بنو ہاشم محمد ﷺ کو قتل کرنے کے لئے قریش کے حوالہ نہ کر دیں۔ ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نہ بنی ہاشم کی لڑکیوں کو بیاہ کر لاؤ، اور اپنی لڑکیوں کی ان کے ہاں شادی کرو، نہ ان کو کوئی چیز فروخت کرو اور نہ ان سے کوئی چیز خریدو، اور نہ ان کی طرف سے صلح قبول کرو۔

چنانچہ جب قریش مکہ نے اس تحریر نامہ پر عمل درآمد کرنے کا اعلان کر دیا۔ تو تمام بنو ہاشم اور بنو مطلب جن میں مسلمان اور دیگر لوگ شامل تھے شعب ابی طالب میں پناہ گزین ہو گئے۔ ابولہب نے اپنے خاندان کو چھوڑ کر مخالفین کا ساتھ دیا۔ اس واقعہ کے وقت حضرت رسول اکرم ﷺ کی عمر مبارک 46 سال تھی اور نبوت کا ساتواں سال تھا۔

قریش کا اس معاملہ میں اجتماع اور حلف نامہ ابطح کے علاقے خیف بنی کنانہ میں ہوا۔ اس جگہ کا نام محصب تھا اور یہ جگہ بالائی مکہ میں قبرستان کے قریب تھی۔

مصائب و آلام

سوشل بائیکاٹ کی وجہ سے مسلمانوں اور دیگر لوگوں پر مصائب اور آلام کے گہرے بادل چھا گئے۔ صحابہ کرامؓ کا بیان ہے کہ بعض اوقات انہوں نے جانوروں کی طرح جنگلی درختوں کے پتے کھا کھا کر گزارہ کیا۔ حضرت سعدؓ بن وقاص بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رات کے وقت ان کا پاؤں کسی ایسی چیز پر جا پڑا جو تر اور نرم معلوم ہوتی تھی اُس وقت ان کی بھوک کا یہ عالم تھا کہ انہوں نے فوراً اُسے اٹھا کر نگل لیا اور وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے آج تک پتہ نہیں وہ کیا چیز تھی۔ ایک دوسرے موقعہ پر بھوک کی وجہ سے ان کا یہ حال تھا کہ انہیں ایک سوکھا ہوا چمڑہ زمین پر پڑا ہوا مل گیا تو اُسی کو انہوں نے پانی میں نرم کر کے صاف کیا اور پھر بھون کر کھایا اور تین دن اسی غیبی دعوت میں گزارے۔ بچوں کی یہ حالت تھی کہ بھوک کی وجہ سے اُن کے رونے اور چلانے کی آوازیں گھاٹی سے باہر جاتی تھیں جسے سن سن کر قریش خوش ہوتے۔

چونکہ مقاطعہ کی پابندی صرف اہل مکہ پر عائد تھی۔ بیرونی تجارتی قافلوں پر ایسی قدغن نہ تھی اس لئے جب کوئی باہر سے تجارتی قافلہ آتا تو یہ مجبور اور بے کس لوگ ضروریات زندگی کی اشیاء ان سے خریدنے کے لئے جب جاتے تو بدبخت ابولہب بھی پہنچ جاتا اور قافلے والوں سے کہتا۔ لوگو! محمد کے ساتھی اگر کوئی چیز تم سے خریدنی چاہیں تو چیزوں کے دام اتنے بڑھا دو کہ وہ تم سے کچھ نہ خرید سکیں۔ تم لوگ مکہ میں میری حیثیت اور درجہ کو جانتے ہو۔

چنانچہ ایسا ہی ہوتا اور قافلے والے اتنی بلند قیمتیں بتاتے کہ وہ اشیاء محصورین کی قوت خرید سے باہر ہو جاتیں۔ یہ لوگ جب واپس خالی ہاتھ لوٹتے تو جو بچے بھوک سے بیتاب تڑپتے اور بلکتے ہوتے تھے وہ انہیں خالی ہاتھ آتا دیکھ کر سسک سسک کر رونے لگتے۔

بعد میں خود ابولہب ان قافلہ والوں سے مال خرید لیتا۔ قریش اتنے سنگ دل واقع ہوئے تھے کہ باہر سے کسی کو بھی اندر چیز لے جانے نہ دیتے تھے۔ کیونکہ بعض نرم دل قریش کوشش کرتے تھے کہ کھانے پینے کی اشیاء ان تک پہنچ پائیں۔ ایک دن حکیم بن حزام اپنے غلام کے ساتھ جو کچھ گندم اٹھائے ہوا تھا شعب ابی طالب کی طرف آ رہا تھا۔ ابوجہل نے دیکھا تو راستہ روک کر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا۔ ''کیا تم بنی ہاشم کے ہاں کھانا لے کر جاؤ گے۔ واللہ! تم ایسا نہیں کر سکتے۔ ورنہ میں تمہیں مکہ میں رسوا کروں گا۔''

ابوالبختری نے ابوجہل سے پوچھا۔ کیا معاملہ ہے؟ ابوجہل نے کہا۔ ''یہ بنی ہاشم کے پاس کھانا لے کر جانا چاہتا ہے۔'' ابوالبختری نے کہا۔ یہ تو کھانا اپنی پھوپھی خدیجہ کے لئے لے کر جا رہا ہے۔ جو اپنے شوہر کے ساتھ ہے۔ کیا تم ان کو اُن کے پاس جانے سے بھی روکو گے۔ ہٹو! ان کا راستہ چھوڑ دو۔''

ابوجہل نے اُس کی بات ماننے سے صاف انکار کر دیا۔ اس پر دونوں میں جھگڑا ہو گیا۔ یہاں تک کہ ابوالبختری نے اونٹ کے جبڑے کی ہڈی اٹھا کر اس زور سے ابوجہل کے ماری کہ اس کا سر پھٹ گیا۔

اسی طرح ایک رات ہشام ابن عمرو دو اونٹوں پر کھانا لے کر گھاٹی میں پہنچ گئے۔ قریش کو پتہ چلا تو انہوں نے اسے برا بھلا کہا اور حملہ آور ہوئے۔ اُس وقت ابوسفیان موجود تھا۔ اس نے قریش کو روکا اور کہا۔ اسے چھوڑ دو۔ اس نے صلہ رحمی کے طور پر ایسا کیا ہے۔ میں حلفاً کہتا ہوں کہ اگر ہم ایسا کرتے تو کوئی برا فعل نہ تھا۔

آنحضرت ﷺ کے متعلق

ابوطالب کی احتیاط

شعب ابی طالب کے زمانہ میں حالات ایسے مسلمانوں کے خلاف دگرگوں تھے کہ قریش کی جانب سے شب خون کا خطرہ بھی ہر دم منڈلاتا رہتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ آنحضرت ﷺ کی ذات گرامی کی حفاظت کی ابوطالب کو بہت فکرمندی لاحق تھی۔ آپ ﷺ کی حفاظت کا یہ عالم تھا کہا ابوطالب رات کے پہلے حصہ میں آنحضور ﷺ کو

اپنے ہی بستر پر سونے دیتے اور جب دیگر تمام لوگ محوِخواب ہو جاتے تو آپ ﷺ کو بیدار کرتے اور دوسرے بستر پر سونے کو کہتے۔ اور آپ ﷺ کے بستر پر اپنے بیٹوں میں سے کسی کو سلا دیتے تا کہ آپ ﷺ دشمنوں کے شر سے محفوظ رہیں۔

حلف نامہ دیمک کی نذر

حلف نامہ دیمک کی نذر ہونے کے متعلق مختلف روایات تاریخ اسلام کا حصہ ہیں۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ دیمک نے اس مقاطعہ نامہ کے وہ الفاظ چاٹ لئے تھے جن میں مسلمانوں پر ظلم کرنے اور حقوق تلف کرنا مقصود تھا ماسوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کا نام باقی رہا۔

آنحضرت ؐ کو آسمانی خبر

اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو بذریعہ وحی والہام خبر دی کہ حلف نامہ کرم خوردہ ہو چکا ہے۔ اور اس کے مضمون کی وہ اصلی شکل اب برقرار نہیں ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اس کی خبر ابوطالب کو دی۔

ابوطالب کا اقدام

جب حضرت رسول اکرم ﷺ نے حلف نامہ کے کِرم خوردہ ہونے کی اطلاع ابوطالب کو دی تو انہوں نے کہا۔ ’’روشن ستاروں کی قسم! تم نے کبھی بھی مجھ سے جھوٹ نہیں بولا۔‘‘ ایک اور روایت میں ہے کہ یہ خبر سن کر ابو طالب نے آنحضور ﷺ سے کہا۔ ’’کیا تمہارے رب نے تمہیں اس بات کی خبر دی ہے؟‘‘ آپ ﷺ نے فرمایا، ’’ہاں‘‘

ایک روایت میں آتا ہے۔ کہ ابوطالب نے بنو ہاشم اور بنی مطلب کے لوگوں کو یہ خبر سنائی اور باہم مشورہ سے طے پایا کہ ہمیں بہترین لباس زیب تن کر کے قریش کے پاس جانا چاہئے۔ قبل اس کے کہ قریش کہنے لگیں کہ یہ لوگ مصائب سے گھبرا کر اب نکل آئے ہیں تا کہ محمد ﷺ کو قریش مکہ کے حوالے کر دیں۔ مگر معاملہ تو اس کے بالکل برعکس تھا۔

کفار مکہ سے گفتگو

ابوطالب نے کفار مکہ سے کہا کہ میرے بھتیجے نے یہ خبر دی ہے کہ تمہارے مقاطعہ نامہ کے مضمون کو دیمک نے چاٹ لیا ہے اور مضمون کی وہ شکل اب باقی نہیں رہی جس کے تم سب مکلّف ہو۔ عبارت میں اللہ تعالیٰ کا اسم گرامی محفوظ رہا ہے۔ باقی تحریر کِرم سرخورد ہے۔ اب تو معاملہ ختم ہو جانا چاہئے۔ لیکن اس کے باوجود اگر آپ لوگ اب بھی باز نہ آئے تو خدا کی قسم! جب تک ہم میں سے آخری آدمی بھی زندہ ہے۔ ہم محمد ﷺ کو تمہارے حوالے نہیں کریں گے۔ ہاں اگر اُس کی بات غلط ہے تو ہم اُس کو تمہارے حوالے کر دیں گے پھر تم چاہے اُسے قتل کر دو، چاہے زندہ رکھو۔‘‘ اس پر قریش نے کہا ’’ہمیں تمہاری بات منظور ہے۔‘‘ اب جب عہد نامہ لایا گیا تو واقعی آنحضرت ﷺ کی خبر کے عین مطابق دیمک خوردہ تھا۔ اور آپ ﷺ کی بات درست ثابت ہوئی۔ اس روشن نشان پر بھی بعضوں نے کہا یہ ’’محمد کا جادو ہے‘‘ لیکن بعض ایسے بھی تھے جو برملا کہنے لگے۔ ’’اب یہ سختی ہماری طرف سے اپنے بھائیوں پر ظلم ہے۔‘‘

کفار مکہ میں سے مسلمانوں کی غیبی مدد

ایک طرف مکہ کے گلی کوچوں میں آنحضرت ﷺ کی خبر کی سچ ہونے کی باگشت زوروں پر تھی تو دوسری جانب کفار مکہ میں سے ہی مسلمانوں کی غیبی مدد کے سامان پیدا کر دیئے۔ مشرکین مکہ میں سے ایک پارٹی جو پانچ نفوس پر مشتمل تھی وہ آگے بڑھی اور انہوں نے اس مقاطعہ نامہ کو چاک کرنے کا عزم اور قصد کر لیا۔

اس گروہ میں ہشام بن عمرو، زہیر بن امیہ، مطعم بن عدی اور ابو البختری شامل تھے۔ ان کی باہمی معاونت کا واقعہ بھی دلچسپ رنگ اپنے اندر رکھتا ہے۔ بیان کیا گیا ہے کہ ایک رات ہشام بن عمرو، زہیر بن امیہ کے پاس آئے (بعد میں یہ دونوں مسلمان ہو گئے تھے) اور ہشام نے زہیر سے کہا۔ زہیر! ’’کیا تم خوش ہو کہ تم تو دونوں وقت آرام سے روٹی کھاؤ۔ اچھا لباس پہنو۔ جبکہ تمہارے ننھیال کے لوگوں کی یہ حالت ہو کہ وہ کسی قسم کی خرید و فروخت نہیں کر سکتے۔‘‘ زہیر نے کہا، ہشام! ’’تم ہی بتاؤ، میں اکیلا کیا کر سکتا ہوں؟ واللہ! اگر کوئی ایک آدمی بھی ساتھ دینے والا ہوتا تو میں اب تک اس تحریر کو پھاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا۔‘‘

ہشام نے کہا، وہ دوسرا آدمی تو موجود ہے۔ زہیر نے کہا وہ کون ہے؟ ہشام نے کہا وہ میں ہوں۔ تب زہیر نے کہا تم ایک اور آدمی کو اپنے ساتھ ملاؤ۔

اس پر ہشام، مطعم بن عدی کے پاس گیا اور اُس سے بولا۔ ’’مطعم! کیا تم اس بات پر خوش اور راضی ہو کہ بنو مناف کے دونوں خاندان بنو ہاشم اور بنو مطلب تمہاری آنکھوں کے سامنے ہلاک ہو جائیں اور تم تماشہ دیکھتے رہو۔‘‘ مطعم نے وہی زہیر والا جواب دیا، کہ میں تنہا کیا کر سکتا ہوں؟ کوئی میرا ساتھ دینے والا نہیں ہے۔ ’’ہشام نے کہا وہ دوسرا آدمی تو موجود ہے۔ مطعم نے پوچھا وہ کون ہے۔ ہشام نے کہا ’’وہ میں ہوں‘‘۔ مطعم نے کہا کہ ایک تیسرا آدمی بھی چاہئے۔ ہشام نے کہا وہ تو ہے۔ مطعم نے پوچھا وہ کون ہے؟ جواب دیا کہ وہ زہیر بن امیہ ہیں۔ مطعم نے کہا کہ ایک چوتھا آدمی بھی ہونا چاہئے۔ ہشام بیان کرتے ہیں کہ اب میں ابوالبختری کے پاس گیا۔ اور اس سے بھی وہی بات کی جو مطعم سے کی تھی۔ اُس نے کہا۔ ’’اس کام میں ہمارا کوئی مددگار بھی ہے۔‘‘ میں نے کہا ہاں مددگار ہیں ابوالبختری نے دریافت کیا وہ کون ہیں؟ میں نے سب کے نام بتا دیئے۔ اُس نے کہا کہ پانچواں آدمی بھی ہونا چاہئے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ اب میں زمعہ بن اسود کے پاس گیا اور اُس سے بات کی وہ بھی مدد کو تیار ہو گیا۔

مقاطعہ نامہ چاک کرنے کی منصوبہ بندی

یہ پانچوں افراد نصف شب کے قریب حجون کے مقام پر اکٹھے ہوئے اور باہم عہد کیا کہ ہم ہر حالت میں اس حلف نامے کو پھاڑیں گے خواہ کچھ بھی ہو جائے۔ زہیر نے کہا کہ اس کارروائی میں پہل میں کروں گا۔ چنانچہ دن کے وقت یہ لوگ حرم میں قریشی مجلس میں جا پہنچے۔ پہلے طواف کیا۔ اس کے بعد یہ لوگ قریش سے مخاطب ہو کر بولے۔ پہلے زہیر نے بات کا آغاز کیا اور کہا ’’مکے والو! کیا ہم تو اطمینان کے ساتھ کھانا کھائیں اور عمدہ لباس پہنیں اور بنو ہاشم اور بنو مطلب اس بے کسی کے ساتھ ہلاک ہو جائیں کہ وہ کسی قسم کی خرید و فروخت بھی نہ کر سکیں اور کسمپرسی کی زندگیاں گزاریں۔ واللہ! میں اُس وقت تک چین سے نہیں بیٹھوں گا جب تک ظالمانہ اور انسانیت سوز حلف نامہ چاک نہیں کر دوں گا۔‘‘

یہ سنتے ہی ابوجہل یکدم چیخ اٹھا اور کہنے لگا۔ ’’تُو کیا بکتا ہے؟ خدا کی قسم! تُو اس حلف نامہ کو ہرگز نہیں پھاڑ سکتا۔‘‘

اس پر زمعہ بن اسود اٹھ کھڑا ہوا اور اُس نے غصہ بھری آواز میں ابوجہل سے کہا۔ ’’سب سے زیادہ تیری بکواس ہے۔ جب یہ حلف نامہ تحریر کیا گیا تھا۔ تو ہم اس سے متفق نہیں تھے۔‘‘

اسی وقت ابوالبختری بول پڑا اور اُس نے بلند آواز سے کہا۔ ’’زمعہ ٹھیک کہتا ہے۔‘‘ پھر اُسی لمحہ مطعم کھڑا ہوا اور یہ اعلان کیا کہ ان سب نے درست کہا ہے۔ ہم اس حلف نامے اور اس کے مضمون سے بری الذمہ ہوتے ہیں۔‘‘ اس اعلان پر ہشام بن عمرو اٹھے اور انہوں نے بھی اپنے ساتھیوں کی بات کی پُرزور تائید کی۔ اس پر ابوجہل نے کہا بڑی لاچاری کے ساتھ کہا کہ ’’یہ سازش رات ہی کو تیار کی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔‘‘

اُسی وقت مطعم بن عدی اٹھا اور اُس نے اس مقاطعہ نامہ کو پھاڑ ڈالا۔

شعب ابی طالب سے رہائی

اس کے بعد یہ لوگ وہاں سے اٹھے اور ہتھیار بند ہو کر شعب ابی طالب کی طرف روانہ ہوئے۔ ان کے ساتھ اور لوگ بھی شامل ہو گئے۔ گھاٹی پر پہنچ کر انہوں نے بنی ہاشم اور بنی مطلب سے کہا کہ اپنے اپنے گھروں میں چلے جاؤ۔ چنانچہ مسلمان تلواروں کے سایہ میں گھاٹی سے باہر آئے۔ اور اس طرح یہ اذیت ناک محاصرہ ختم ہوا۔ یہ واقعہ 10 نبوی کا ہے۔ گویا آنحضرت ﷺ اڑھائی تین سال تک محصور ہے۔

یہ واقعہ کئی سبق آموز پہلو اپنے اندر رکھتا ہے۔ مثلاً یہ کہ آنحضرت ﷺ اور صحابہ کرامؓ کے صبر اور ثبات قدم کی درخشاں مثال ہے۔ باوجودیکہ شدید مصائب کی طوفانی ہوائیں چلیں بچوں کی دردمند چیخیں اور بھوک و پیاس کی سختیاں پیش آئیں مگر یہ شدائد جبین شکن نہ ہوئے۔ بلکہ صبر و استقلال کی روح کو اور جلا ملتی رہی۔

اسی طرح یہ واقعہ اسلام کے ابتدائی مکی دور کے حالات پر بھی روشنی ڈالتا ہے۔ کہ اسلام کی راہ میں آنحضرت ﷺ اور آپ کے ساتھیوں کو جاں گداز دکھوں اور غموں کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن دشمن کے ہر وار کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔ راہ اسلام میں جس قربانی کی ضرورت پڑی اُسے پیش کرنے میں مسلمانوں نے دریغ نہیں کیا۔ جان و مال اور عزت و آبرو سب راہ مولیٰ میں نثار تھی۔ یہ نمونہ بھی اسلام کے لئے دلوں کی تسخیر کا موجب بنتا رہا۔

شعب ابی طالب میں بنو ہاشم اور بنو مطلب کے جو لوگ ابھی دائرہ اسلام سے باہر تھے۔ اُن کو آنحضرت ﷺ اور صحابہ کرامؓ کی زندگیوں کو قریب سے دیکھنے کا موقعہ مزید ملا۔

شعب ابی طالب کے زمانہ محصوریت نے مسلمانوں کو یہ تجربہ بھی بہم پہنچایا کہ ایسے مشکل ترین حالات میں مقابلہ کیسے کرنا ہے۔ آئندہ کے لائحہ عمل کی راہ بتا دی تا کہ مستقبل میں آنے والی مشکلات کا مقابلہ کرنے کے لئے وہ ذہنی طور پر تیار رہیں۔

(نوٹ: مضمون کی تیاری میں ’’سیرۃ خاتم النبیّین‘‘ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے صفحہ 68-165 اور سیرۃ جلیبہ اردو جلد 2 باب 24 صفحہ 393 دارالاشاعت کراچی سے مدد لی گئی ہے۔)

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم بشیر حسین تنویر صاحب ناظم عمومی مجلس انصاراللہ علاقہ فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

چک نمبر 275 رب کرتارپور میں چار انصار کی تقریب آمین مورخہ 16 ستمبر 2012ء کو بعد نماز ظہر منعقد ہوئی۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم عبدالسمیع خان صاحب قائد تعلیم القرآن مجلس انصاراللہ پاکستان نے مکرم محمد شریف صاحب عمر 76 سال، مکرم محمود احمد صاحب عمر 65 سال، مکرم نذیر احمد صاحب عمر 55 سال اور مکرم ارشاد احمد صاحب عمر 55 سال سے باری باری قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور انہیں نظامت علاقہ کی طرف سے قرآن کریم مع ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا ایک ایک نسخہ بطور تحفہ پیش کیا۔ قائد صاحب نے قرآن کریم کے سیکھنے اور سکھانے کے بعض ایمان افروز واقعات سنائے۔ دعا کے بعد یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

اعلان دارالقضاء

(مکرم سعید احمد خان سہیل صاحب ترکہ مکرم حکیم فضل محمد صاحب)

مکرم سعید احمد خان سہیل صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم حکیم فضل محمد صاحب وفات پا چکے ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 16/11 محلہ دارالصدر برقبہ 11 مرلہ 5 مربع فٹ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ قطعہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ جملہ ورثاء کو اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

(1) مکرم نصیر احمد صاحب (بیٹا)
(2) مکرمہ نسیمہ قدیر صاحبہ (بیٹی)
(3) مکرمہ زرینہ اختر صاحبہ (بیٹی)
(4) مکرمہ انجمن آرا خان صاحبہ (بیٹی)
(5) مکرم بشیر احمد صاحب (بیٹا)
(6) مکرم محمود احمد صاحب (بیٹا)
(7) مکرمہ انوار النساء صاحبہ (بیٹی)
(8) مکرمہ طاہرہ رحیم صاحبہ (بیٹی)
(9) مکرمہ روبینہ نازلی صاحبہ (بیٹی)
(10) مکرم عقیل احمد صاحب (بیٹا)
(11) مکرم انوار احمد صاحب (بیٹا)
(12) مکرمہ فرزانہ نازلی صاحبہ (بیٹی)
(13) مکرم مبشر احمد صاحب (بیٹا)
(14) مکرم سہیل احمد صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

سانحہ ارتحال

مکرم طاہر احمد عقیل صاحب کارکن دفتر وقف جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ عابدہ سلطانہ صاحبہ اہلیہ مکرم بشیر احمد جاوید صاحب مورخہ 23 اگست 2012ء کو حرکت قلب بند ہوجانے کی وجہ سے بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ مرحومہ حکیم محمد عقیل صاحب مرحوم معلم وقف جدید استاد معلمین کلاس کی بیٹی تھیں۔ محترم نانا جان نے اپنی بیٹی کی بہت اچھی تربیت کی تھی۔ مرحومہ نیک، نمازوں کی پابند، مہمان نواز، ملنسار، غریب پرور اور منکسر المزاج تھیں۔ مالی قربانی میں بھی اپنی استطاعت کے مطابق حصہ لیتی تھیں۔ خلافت سے بہت وابستگی تھی اور خاص طور پر خطبہ جمعہ لازمی سنتی تھیں اور خطبہ سننے کیلئے ہم کو بھی کہتی تھیں کہ جلدی خطبہ لگاؤ اور غور سے سنو۔ اسی طرح ہمیشہ روزانہ نماز پڑھنے اور قرآن کریم کی تلاوت کرنے کی تلقین کرتی رہتی تھیں۔ والدہ صاحبہ نے شادی کے بعد کا عرصہ چک نمبر 98 شمالی ضلع سرگودھا میں گزارا۔ احمدی اور غیر احمدی کے ساتھ اچھے تعلقات تھے۔ گزشتہ 9 سال سے محلہ نصرت آباد میں رہائش پذیر تھیں اور کافی لمبا عرصہ لجنہ اماءاللہ کی تعلیم القرآن کی سیکرٹری کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ قرآن کریم کی کلاسز لیتی رہتی تھیں۔ آپ کی نماز جنازہ بیت الذکر محلہ نصرت آباد ربوہ میں مکرم منصور احمد مبشر صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی۔ عام قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم مبارک احمد شاہ صاحب دعا نے کروائی۔ خاکسار کے والد صاحب 2001ء میں وفات پا گئے تھے۔ مرحومہ نے پسماندگان میں چار بیٹے اور ایک بیٹی چھوڑی ہیں۔ دو بیٹوں اور ایک بیٹی کی شادی ہو چکی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ والدہ صاحبہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

آخر پر خاکساران سب احباب کا مشکور ہے جنہوں نے اس موقع پر ہمارے غم میں شریک ہو کر ہم سے ہمدردی فرمائی۔ اللہ تعالیٰ سب کو بہترین اجر عطا فرمائے۔ آمین

مکرم ظفر اقبال صاحب کی وفات

مکرم جاوید اقبال صاحب دارالنصر غربی منعم ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد مکرم ظفر اقبال خان صاحب (ظفر الیکٹرونکس ربوہ) ولد مکرم عبدالرحیم خان صاحب مورخہ 14 ستمبر 2012ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اسی دن بعد نماز مغرب بیت المبارک ربوہ میں محترم مولانا محمد الدین ناز صاحب ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد ان کے بھانجے محترم عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر روزنامہ الفضل نے دعا کروائی۔

آپ یکم نومبر 1943ء کو خوشاب میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم خوشاب سے حاصل کی۔ 1965ء میں الیکٹرونکس کا ڈپلومہ انگلینڈ کے ایک سکول سے بذریعہ خط و کتابت حاصل کیا۔ اسی طرح پرائیویٹ کمپنی نیشنل انسٹیٹیوٹ لاہور سے بھی الیکٹرونکس کا ڈپلومہ لیا۔ آپ کے والد صاحب مکرم عبدالرحیم خان صاحب امیر جماعت و صدر خوشاب رہے۔ اس وقت بھی مرحوم کو دینی خدمت کا شوق تھا وہ خدام الاحمدیہ خوشاب کی مجلس عاملہ میں رہے۔ 1974ء کے سنگین حالات میں ڈیوٹیاں بھی دیں اور بیت الذکر کا پہرہ بھی دیا۔ آپ کی دکان کو آگ لگائی گئی اور تین ماہ گھر میں محصور ہو کر رہ گئے۔ 1974ء میں ربوہ میں دارالنصر غربی میں ایک کنال کا پلاٹ خریدا بعد میں مکان تعمیر کروایا اور 1984ء میں ربوہ ہجرت کر کے آ گئے۔ خوشاب والا آبائی مکان جماعت احمدیہ نے خرید لیا۔ جو اس وقت مربی ہاؤس ضلع و مقامی کی رہائش گاہ ہے اور وہاں کی بیت الذکر بھی مکان سے ملحق ہے۔ ربوہ آنے کے بعد ظفر الیکٹرونکس کے نام سے اقصیٰ روڈ پر کاروبار کا آغاز کیا محلّہ کے سیکرٹری تحریک جدید کے طور پر خدمت کرتے رہے اور اس کے بعد ایک لمبا عرصہ سیکرٹری مال کے طور پر خدمت بجالاتے رہے۔ اپنا ٹارگٹ سال سے پہلے ہی مکمل کر لیتے تھے اس زمرہ میں ان کو کئی اعزازات جماعت سے ملتے رہے۔ ان کی اولاد میں تین بیٹے اور دو بیٹیاں اپنے اپنے گھروں میں خوش ہیں ایک بیٹے مکرم ناصر اقبال خان صاحب آجکل بورکینا فاسو میں بطور مربی سلسلہ خدمات بجا لا رہے ہیں۔ اپنے تمام عزیز واقارب کے ساتھ انتہائی محبت کا سلوک رہا۔ دعوت الی اللہ کا انتہائی شوق تھا۔ دکان میں آنے والے گاہکوں کو بھی جماعت کا پیغام پہنچانا فرض سمجھتے تھے۔ اپنے غیر از جماعت رشتہ داروں کو دعوت الی اللہ کرتے رہتے اور گاہے بگاہے دارالضیافت بھی لے جاتے۔ پاکستان میں جلسہ سالانہ میں شرکت کا بے حد شوق تھا جب پاکستان جلسوں پر پابندی لگ گئی تو قادیان جلسہ سالانہ میں شرکت کرتے رہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ملازمت کے مواقع

سندھ میں واقع ایک معروف ادارے کو MSc(Chemistry) فی میل / میل ٹیچر کی فوری ضرورت ہے۔ ایسے خواتین و حضرات جو پرکشش تنخواہ کے خواہشمند ہوں، فوری نظارت ہذا سے رابطہ کریں۔ فی میل کو ترجیح دی جائے گی۔

لاہور کے قریب واقع ایک ٹیکسٹائل ملز کو سٹینوگرافرز کی ضرورت ہے۔ ایسے احباب جو شارٹ ہینڈ رائیٹنگ کے ساتھ ساتھ ڈیٹا اینٹری کا تجربہ بھی رکھتے ہوں، اپنے ڈاکومنٹس ای میل کریں۔ nstsaa@yahoo.com

لاہور میں مختلف مقامات پر سیکیورٹی گارڈز اور ڈرائیورز کی ضرورت ہے۔ ایسے احباب جو ملازمت کے خواہشمند ہوں، نظارت سے رابطہ کریں۔

لاہور کے قریب واقع ایک ملز کو لوڈنگ سپروائزر کی ضرورت ہے۔ ایسے احباب جو جسمانی طور پر صحت مند ہوں اور متعلقہ فیلڈ میں تجربہ رکھتے ہوں یا آرمی سے صوبیدار ریٹائر ہوئے ہوں، نظارت سے فوری رابطہ کریں۔

(نظارت صنعت و تجارت)

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم منور احمد جج صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے سندھ کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت واراکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

مکرم خالد محمود صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے نارووال اور سیالکوٹ کے اضلاع کے دورہ پر ہیں احباب جماعت واراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

محترم مولانا نصر اللہ خان ناصر صاحب وفات پا گئے

مکرم رفعت اللہ ناصر کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

نہایت افسوس کے ساتھ اطلاع دی جا رہی ہے کہ میرے والد محترم مولانا نصر اللہ خان ناصر صاحب مربی سلسلہ مورخہ 23 ستمبر 2012ء کو بعمر 72 سال لندن میں وفات پا گئے۔ مرحوم کو مورخہ 18 ستمبر 2012 کو ایک شدید ہارٹ اٹیک کے بعد ہسپتال میں داخل کیا گیا۔ جہاں پانچ دن Life Support پر رہنے کے بعد وفات پا گئے۔ مرحوم سلسلہ کے دیرینہ خادم تھے۔ آپ اصلاح وارشاد مقامی و مرکزیہ میں مختلف مقامات پر لمبا عرصہ تک جماعتی خدمات سرانجام دیتے ہیں۔ نیز اس کے علاوہ ایک لمبا عرصہ نائب زعیم اعلیٰ ربوہ اور ماہنامہ انصاراللہ کے 11 سال ایڈیٹر کے فرائض نبھاتے رہے۔ اس کے علاوہ دارالقضاء ربوہ میں اعزازی طور پر نمائندہ اور پاکستان میں آخری وقت تک اصلاح وارشاد مرکزیہ میں اصلاحی کمیٹی میں خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ آپ گذشتہ ایک سال سے لندن میں اپنے صاحبزادے کے پاس مقیم تھے۔ آپ نے اہلیہ مکرمہ محمودہ اختر صاحبہ کے علاوہ 2 بیٹیاں مکرمہ اسماء احمد صاحبہ اہلیہ مکرم بشیر احمد صاحب امریکہ مکرمہ خنساء قمر صاحبہ اہلیہ مکرم فیض الحق قمر صاحب یو۔کے اور 3 بیٹے، مکرم فرحان ناصر صاحب امریکہ خاکسار (نظارت تعلیم ربوہ) اور مکرم رضوان فضل اللہ خان ناصر صاحب یو کے سوگوار چھوڑے ہیں۔ آپ کی نماز جنازہ و تدفین لندن ہی میں ہوگی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ اور ان کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

گمشدہ بیگ

مکرم مظہر احمد صاحب مکان نمبر 59 گلی نمبر 1 دارالفتوح شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

ایک عدد بیگ جس میں زنانہ سلے اور ان سلے کپڑے ہیں۔ مورخہ 23 ستمبر 2012ء کو اقصیٰ چوک سے دارالفتوح گلی نمبر 1 تک جاتے ہوئے کہیں گم ہوگیا۔ جن صاحب کو ملے مجھے اطلاع کر دیں۔ ممنون ہوں گا۔

0333-6667833

☆......☆......☆

خبریں

حالیہ سیلاب سے ہونے والا نقصان

سینٹ کی قائمہ کمیٹی برائے موسمیاتی تبدیلی کی نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کی رپورٹ کے مطابق ملک بھر میں حالیہ سیلاب سے 44 لاکھ لوگ متاثر، 1.7 ملین ایکڑ رقبہ تباہ، 370 افراد ہلاک جبکہ 2 لاکھ 74 ہزار 936 گھر تباہ ہوئے، وفاقی وزیر موسمیاتی تبدیلی رانا فاروق سعید نے کہا ہے کہ بلوچستان کے متاثرہ علاقوں میں متاثرین کی بحالی پر 3 ارب روپے خرچ کئے جائیں گے۔

تمباکو نوشی سے سرطان کے علاج کا انوکھا مرکز

سگریٹ نوشی کو سرطان کی وجہ سمجھا جاتا ہے اور اس پر پابندی بھی عائد کی گئی ہے لیکن انڈونیشیا میں ایک ڈاکٹر ایسا بھی ہے جو سگریٹ نوشی سے اسی سرطان کا علاج کرتا ہے۔ ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ انسانی بدن سے پارے کی موجودگی کو ختم کرنے سے صحت کا حصول ممکن ہے۔

مچھلی کھانے سے اندھے پن کا خطرہ نہایت کم

ہفتے میں ایک یا دو دفعہ مچھلی کھانے سے عمر بڑھنے کے ساتھ اندھے پن کے خطرات کم ہو کر نصف رہ جاتے ہیں۔ ہاورڈ میڈیکل سکول یو ایس کی ایک تازہ تحقیق کے مطابق اس بیماری کو ایج سکولز ڈی جنریشن (اے ایم ڈی) کہا جاتا ہے جس کا سب سے مجرب حل مچھلی میں پائے جانے والے عنصر اومیگا تھری فیٹی ایسڈ میں ملا ہے۔

دنیا کی سب سے پس قامت بیل

شمالی (آئرلینڈ) سے تعلق رکھنے والی دنیا کی سب سے پست قامت بیل کا نام بھی گینز بک آف ریکارڈ کے 2013ء کے ایڈیشن میں شامل کر لیا گیا ہے۔ اینٹرم کاؤنٹی کے ایک فارم ہاؤس میں موجود 29 ماہ کی آرچی نامی اس بیل کا قد صرف 30 انچ ہے جو اسی نسل سے تعلق رکھنے والی دوسری بیلوں کی نسبت قدرے کم ہے۔ 155 کلوگرام وزن کی حامل آرچی نامی اس بیل کا نام گینز ریکارڈ کی کتاب کا حصہ بنایا گیا ہے۔

جسمانی معذور چینی بچہ ہتھیلیوں کے بل روزانہ سکول جاتا ہے

کبھی معذوری انسان کو اتنا کمزور بنا دیتی ہے کہ دوسروں کے سہارے زندگی گزارنے پر مجبور ہو جاتا ہے تو کبھی اتنا باہمت کہ بڑی سے بڑی مشکل اور کٹھنائیاں بھی اس کی زندگی جینے کی راہ میں رکاوٹ نہیں بن پاتیں۔ چین سے تعلق رکھنے والے 10 سالہ بچے Yan Yuhong کا شمار بھی ایسے ہی لوگوں میں ہوتا ہے جو جسمانی معذوریوں کے باوجود زندگی جینے کا فن جانتے ہیں۔ صرف ایک سال کی عمر میں جسم کا نچلا دھڑ مفلوج ہو جانے کے باعث یہ بچہ اپنی ٹانگوں پر کھڑا نہیں ہو سکتا لیکن پھر بھی روزانہ سکول جاتا ہے۔ اپنے ہم عمر بچوں کی بہ نسبت سکول نہ جانے کے بہانے یا ہوم ورک نہ کرنے کا عذر تراشنے کے بجائے Yan روز بلا ناغہ الٹا کھڑا ہو کر اپنی ہتھیلیوں کے بل بوتے سکول پہنچتا ہے۔

برازیل میں سماعت سے محروم بچوں کا میوزیکل بینڈ

کہا جاتا ہے کہ خدا کسی کو ایک صلاحیت سے محروم کرتا ہے تو دوسری نعمت سے نواز دیتا ہے۔ ایسا ہی کچھ ان برازیلین بچوں کے ساتھ ہے جو قوت سماعت سے محروم ہونے کے باوجود بہترین موسیقار بن گئے ہیں۔ Muscic of Silence نامی یہ بینڈ مکمل طور پر سماعت سے محروم سکول کے بچوں پر مشتمل ہے جو سن تو نہیں سکتے لیکن محسوس کر کے ڈرم، شہنائی اور دیگر موسیقی کے آلات مہارت سے بجاتے ہیں جس کی انہیں 2005ء سے باقاعدہ تربیت دی جا رہی ہے۔

2 لاکھ ڈالر کا آئی فون

بیروت۔ مشرق وسطیٰ کا پہلا آئی فون 5 خریدنے کا اعزاز حاصل کرنے کیلئے لبنانی شہری نے دو لاکھ ڈاکرز خرچ کئے۔ متحدہ عرب امارات میں مقیم ایک متمول لبنانی شہری نے مشرق وسطیٰ میں آئی فون 5 خریدنے والا پہلا فرد بننے کی خواہش ظاہر کی ہے۔ اس مقصد کیلئے اس نے دو لاکھ ڈالرز ادا کئے۔ متحدہ عرب امارات میں پہلی آئی پیڈ تھری حاصل کرنے والا بھی ایک لبنانی شہری تھا جس نے یہ جدید فون پانچ لاکھ ڈالرز میں خریدا تھا۔

پولیس نے نایاب چھپکلیوں کی سمگلنگ ناکام بنا دی

بنکاک پولیس نے اٹھارہ سو چھپکلیاں سمگل کرنے کی کوشش ناکام بنا دی ہے جنہیں چین میں غذائی مقاصد کے استعمال کیلئے سمگل کیا جا رہا تھا۔ مخصوص نسل کی یہ کئی فٹ لمبی چھپکلیاں پھلوں کے ٹرک میں چھپا کر سمگل کی جا رہی تھیں جن کی مالیت ایک اندازے کے مطابق ساٹھ ہزار ڈالر تک تھی۔ چین میں ان چھپکلیوں کا گوشت پانچ سے دس ڈالر فی کلوگرام فروخت ہوتا ہے اور بہت شوق سے کھایا جاتا ہے۔ بنگال مانیٹر نسل کی یہ چھپکلی اہم جنگلی حیات میں شمار کی جاتی ہے اور بین الاقوامی قوانین کے مطابق ان کی تجارت غیر قانونی ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 26 ستمبر

طلوع فجر	4:32
طلوع آفتاب	5:56
زوال آفتاب	12:00
غروب آفتاب	6:04

درخواست دعا

مکرم حمید احمد ظفر صاحب مربی سلسلہ دارالنصر غربی اقبال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ مکرمہ بلقیس اختر صاحبہ کی انجیوگرافی ہوئی ہے۔ ان کے دل کی تین نالیاں بند ہیں۔ چند دنوں میں ان کا آپریشن متوقع ہے۔ احباب سے صحت کاملہ وعاجلہ نیز پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کیلئے درخواست دعا ہے۔

نعمانی سیرپ
تیزابیت۔ خرابی ہاضمہ اور معدہ کی جلن کیلئے اکسیر ہے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

گھریلو سامان برائے فروخت
دیوان۔ صوفہ۔ فریج۔ سیلنگ فین
واشنگ مشین۔ مائیکروویو۔ پردے وغیرہ
رابطہ: 6211014 دارالصدر غربی قمر ربوہ

پیٹ کی ریح گیس اور قبض کیلئے
ریح شکن
قبض کشاء گولیاں
سیمپل نمونہ فری
TAHIR طاہر
حکیم منور احمد عزیز: 03346201283,03336706687
طاہر دواخانہ رجسٹرڈ بلال مارکیٹ ربوہ

محدود مدت کیلئے
سیل۔ سیل۔ سیل
انصاف کلاتھ ہاؤس
گل احمد۔ الکرم اور چکن کی اعلیٰ ورائٹی دستیاب ہے
ریلوے روڈ ربوہ فون شوروم: 047-6213961

FR-10